28 جنوری، 2012

حکومت اپنی مالیات کو بہتر بنانے کے لیے پیش رفت کر رہی ہے، اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

حالیہ مالیاتی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اپنی مالیات کو بہتر بنانے کے لیے کچھ پیش رفت کر رہی ہے۔ مالی سال 12ء (FY12) کی پہلی سہ ماہی میں بجٹ خسارہ جی ڈی پی کا 1.2 فیصد تھا جبکہ پچھلے سال کی اسی سہ ماہی میں 1.5 فیصد رہا تھا۔ یہ بات معاشی صورتحال کے بارے میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں کہی گئی ہے جو آج جاری کی گئی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بجٹ خسارے میں یہ کمی زیادہ تر وفاقی بورڈ آف ریونیو کے محاصل میں 29.7 فیصد اضافے سے آئی جس کا سبب ٹیکس اکٹھا کرنے کی کوششوں میں تیزی اور درآمدات سے آنے والے بلند تر محاصل تھے۔ غیر ٹیکس محاصل میں بھی 50.4 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی۔

رپورٹ کے مطابق تاہم وفاقی بورڈ آف ریونیو کے محاصل میں موسمی رجحانات کی بنیاد پر آخر دسمبر 2011ء تک جمع کردہ رقم 1952.3 ارب روپے کے سالانہ ہدف کی تکمیل کے لیے درکار رقم سے کم ہے۔ آخر سال کے محاصل کے اہداف کو پورا کرنے کا انحصار اتحادی سپورٹ فنڈ کی آمد اور تھری جی لائسنسوں کی فروخت (لگ بھگ 150.0 ارب روپے) پر ہوگا جس کے بغیر حکومت کے لیے بجٹ خسارے کو سالانہ ہدف کے اندر رکھنا مشکل ہوگا۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وفاقی حکومت نے صوبوں کی جانب سے بجٹ میں 125.0 ارب روپے کا فاضل مختص کیا ہے، تاہم صوبوں کے اخراجات میں 52.8 فیصد اضافہ ہوگیا ہے جس کے نتیجے میں وہ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی تک صرف 11.6 ارب روپے فاضل کا انتظام کر پائے جو پچھلے سال کی اسی مدت کی نسبت 85.7 فیصد کم تھا۔ رپورٹ کے مطابق صوبوں کی جانب سے ڈالے جانے والے حصے میں کمی سے مالیاتی خسارے کا ہدف مزید دشوار ہو جائے گا۔

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بیرونی وسائل سے رقم نہ آنے کی وجہ سے بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کا بوجھ بینکاری نظام پر بہت زیادہ پڑ گیا ہے جس سے نجی شعبے کی گنجائش ختم ہوگئی ہے اور بینک اپنا مالی وساطت کا کردار ادا کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق آخر نومبر 2011ء تک بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری 736.8 ارب روپے تھی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 336.1 ارب روپے رہی تھی۔ اس رقم میں پی ایس ای کے قرضے (PSE debt) کی واپسی کے لیے بینکوں سے لیے گئے 391.0 ارب روپے شامل ہیں۔ یہ قرضہ اب حکومت کے کھاتوں میں منتقل ہوگیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بدقسمتی سے پی ایس ایز مسلسل وسائل کے زیاں کا باعث بن رہے ہیں کیونکہ تشکیل نو کا کوئی معتبر منصوبہ عمل میں نہیں لایا گیا۔ نتیجتاً گردشی قرضے کا مسئلہ برقرار رہنے کا امکان ہے۔

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مالی سال 12ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو قابو میں رکھنے کی حکومتی کوششوں سے طلبی گرانی کے دباؤ کو دور رکھنے میں مدد ملی اور غذائی نرخوں میں نرمی سے مزید سہارا حاصل ہوا۔ نتیجے کے طور پر گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال دسمبر 2011ء میں کم ہو کر یک ہندسی (9.7 فیصد) ہوگئی جبکہ پچھلے دو سال تک دو ہندسی رہی تھی۔ اگرچہ توانائی کی قیمت میں اضافے، پاکستانی روپے کی حالیہ کمزوری اور بیس افیکٹ سے آئندہ مہینوں میں گرانی بڑھ سکتی ہے، مالی سال 12-2011 کی اوسط گرانی 12.0 فیصد کے آس پاس رہنے کا امکان ہے جیسا کہ پہلے پیش گوئی کی گئی تھی۔

رپورٹ کے مطابق اگرچہ اسٹیٹ بینک نے نجی شعبے کو تقویت دینے کے لیے پالیسی میں نرمی لانے کے حوالے سے آمادگی ظاہر کی ہے جیسا کہ جولائی اور اکتوبر 2011ء میں کیا گیا تاہم وہ دیگر شعبوں میں کمزوریوں کے نتیجے میں معیشت پر دباؤ میں اضافہ نہیں کرسکتا۔ پالیسی ریٹ کو تبدیل نہ کرنے کے تازہ ترین پالیسی فیصلے کے پیچھے دیگر عوامل کے علاوہ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی کھاتوں میں کمزوری کا بھی ہاتھ تھا۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مالی سال 11ء میں پاکستان اس لحاظ سے خوش قسمت رہا کہ اس کا جاری کھاتہ فاضل پر بند ہوا اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور دیگر بیرونی سرمایہ کاریوں کے فقدان کے باوجود زرمبادلہ کے ذخائر میں خالص اضافہ ہوا۔ تجارتی کھاتے کے جمود اور مالی کھاتے کی ضرر پذیر نوعیت کے پیشِ نظر مالی سال 12ء میں اس کارکردگی کو برقرار رکھنا مشکل ہوگا، تاہم جاری کھاتے میں مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں جس تیزی سے بگاڑ آیا ہے اس سے بہت سے حلقے چونک پڑے۔ خاص طور پر ستمبر 2011ء میں صرف جاری کھاتے کا خسارہ 1.0 ارب ڈالر سے زائد تھا۔

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق ماضی میں پاکستان زرمبادلہ کے ذخائر کے زیاں کے بغیر جاری حسابات کے بڑے خسارے برداشت کرتا رہا ہے کیونکہ مالی کھاتے میں بھرپور رقوم آتی رہیں۔ بدقسمتی سے ملکی کمزوریوں اور بین الاقوامی مالی ہلچل دونوں کی وجہ سے مالی رقوم کی آمد تقریباً بند ہوگئی ہے جس سے ملک کی معاشی کمزوری بڑھ گئی ہے۔ اگرچہ کچھ مالی رقوم کی آمد متوقع ہے، تاہم جاری حسابات کے خساروں کا کچھ حصہ ذخائر کے ذریعے پورا کیے جانے کا امکان ہے جیسا کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 12ء میں ہوا تھا۔ اس عمل کے زری انتظام اور قیمتوں کے استحکام پر اہم اثرات مرتب ہوں گے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بہر حال حکومت کو امید ہے کہ تھری جی ٹیلی مواصلات لائسنس فیس مل جائے گی۔ اس کے علاوہ حال میں کچھ پیش رفت کی بنا پر امید ہے کہ اتحادی سپورٹ فنڈ کا کچھ حصہ، امریکہ سے دوطرفہ امداد اور پی ٹی سی ایل کی نجکاری کی آمدنی حاصل ہوگی۔ مزید برآں تبادل کرنسی انتظامات (currency swap arrangements) سے بھی، جو حال ہی میں ترکی اور چین کے مرکزی بینکوں کے ساتھ طے پائے ہیں، دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا اور ملک کے ذخائر پر دباؤ کم ہوگا۔

تاہم رپورٹ کے مطابق اسٹیٹ بینک نظر رکھے ہوئے ہے کہ روپے کا دباؤ منڈی میں سٹے بازی کی شکل اختیار نہ کرے کیونکہ اس سے خدشات صحیح ثابت ہوجائیں گے۔ ایک لچکدار شرح مبادلہ کا انتظام کرنے میں توازن قائم رکھنا مشکل ہے جہاں ایک طرف معاشی مبادیات فعال ہوں اور دوسری طرف سٹے بازی (عالمی معیشت میں کرنسی میں تیزی سے اتار چڑھاؤ کے تناظر میں)۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسٹیٹ بینک روپے میں کسی اضافی تغیر پذیری کو ختم کرنے کے لیے بازار مبادلہ کا بغور جائزہ لیتا رہے گا۔

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق پالیسی سازوں کو امید تھی کہ مالی سال 12ء میں ملک بہتر معاشی کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ گذشتہ سال معیشت کے لیے مشکل تھا، نہ صرف مالی سال کی ابتدا میں تباہ کن سیلاب کی بنا پر بلکہ بیرونی مالکاری کے فقدان اور توانائی کی قلت کی وجہ سے بھی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گیس کی قلت اور تیل کی بلند قیمتوں اور زرعی اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی سمیت مختلف عوامل کے سبب میں مالی سال 12ء کی جی ڈی پی (FY12 GDP) کے لیے نمو کے 4.2 فیصد ہدف کا حصول مشکل نظر آتا ہے۔ (رپورٹ کا مکمل متن اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ www.sbp.org.pk پر موجود ہے۔)

/☆☆☆/